

1 عمومی جائزہ

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہارے		
شش ماہ 17ء	شش ماہ 16ء	شرح نمو (فیصد)
3.9	3.9	بڑے پیمانے کی اشیا سازی ¹
3.9	2.1	صارف اشاریہ قیمت (مذقی اوسط) ¹
8.6	7.4	نچی شعبے کا قرض ²
5.0	4.3	رشد زر (انکم ٹو) ²
-3.9	-14.5	برآمدات ³
10.1	-7.9	درآمدات ³
0.2	-2.8	شرح مبادلہ (+ اضافہ / - کی فیصد) ³
383.7	295.7	لبرٹ روپے
1,467	1,371	نچی شعبے کا قرض ³
		ٹیکس حاصل ³
		ملین امریکی ڈالر
18,272	15,884	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت) ³
9,458	9,688	کارکنوں کی ترسیلات زر ³
1,081	978	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ³
-3,527	-1,865	جاری کھاتے کا توازن ³
-2.4	-1.7	فیصد جی ڈی پی
		مالیاتی توازن ³
		نمبری تخمینہ

¹ سہ ماہی کے لیے صارف اشاریہ قیمت اشاریہ کی اوسط میں سال بسال نمو
² جون کے مقابلے میں دسمبر میں فیصد تبدیلی³ آخر جون سے اب تک بہاؤ
 ماخذ: ¹ بینک پاکستان دفتر شماریات؛ ² بینک دولت پاکستان؛ ³ وفاقی بورڈ آف رپویٹس؛ اور وزارت خزانہ۔

مجموعی معاشی ماحول نمو کے لیے بدستور سازگار ہے۔ معاون زرعی پالیسی موقف، ترقیاتی اخراجات میں اضافے، نچی شعبے کے قرضے میں اضافہ، خصوصاً معینہ سرمایہ کاری کے لیے، اور بجلی کے شعبے اور انفراسٹرکچر میں سی پیک کی بنیاد پر جاری سرگرمیاں تقویت فراہم کر رہی ہیں جس کی ضرورت تھی۔

ان عوامل سے سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے جو متعدد صنعتوں میں استعداد کے توسیع کے منصوبوں اور بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے ملکی کمپنیوں کی خریداری سے ظاہر ہے۔¹ اس دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں حالیہ تیزی، توانائی کی بہتر ہوتی ہوئی² رسد اور قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل میں اضافے نے

¹ کئی صنعتوں بشمول سیمنٹ، مشروبات اور گاڑیوں نے توسیع استعداد کے منصوبوں کا اعلان کیا ہے۔ بعض شروع ہو چکے ہیں۔ مزید برآں، نومبر 2016ء میں ایک ترک کمپنی نے پاکستان کی گھریلو آلات کی فرم ڈاؤ لینس خرید لی اور ڈیجیٹل یوٹیلٹی ادارے نے دسمبر 2016ء میں اینگریڈ فوڈ میں اپنے اکثریتی حصے کی خریداری کا عمل مکمل کیا۔ مزید بیرونی سرمایہ کاری پائپ لائن میں ہے خصوصاً تعمیرات سے منسلک، گاڑیوں اور غذا کی صنعتوں میں۔
² دسمبر 2016ء اور فروری 2017ء میں دو نئے بجلی کے منصوبوں سے پیداوار شروع ہو گئی جس سے گزشتہ 433 میگا واٹ اضافہ ہوا۔ مزید برآں ساہیوال میں 1320 میگا واٹ کے کونسل کے بجلی گھر نے آزمائشی بنیاد پر کام کا آغاز کر دیا اور چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹ یونٹ 4 متوقع طور پر جلد ہی کام کی ابتدا کر دے گا۔ علاوہ ازیں مئی 17ء کی بجلی ششماہی میں ایل این جی درآمدات میں اضافے کی مدد سے مجموعی گیس کی رسد میں بہتری آگئی ہے (باب 2)۔

رجائیت کو مزید بڑھایا ہے۔³ مزید برآں، زراعت کی نمو کے بحال ہونے کا امکان ہے جس کا اظہار گزشتہ سال کے دوران اہم فصلوں کی پیداوار میں اضافے سے ہوتا ہے۔

اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کے سازگار اثر کے علاوہ کلیدی متغیرات کے موجودہ رجحانات۔ جیسے کمرشل گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی فروخت، ٹرانسپورٹ کے شعبے میں تیل کا استعمال، انٹرنیٹ کا استعمال، بیرونی تجارت کا حجم وغیرہ۔ شعبہ خدمات کی کارکردگی پر مثبت اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ ان تبدیلیوں سے ظاہر ہے کہ معیشت نمو میں اضافے کی رفتار برقرار رکھے ہوئے ہے۔

بڑھی ہوئی ملکی رسد، معیشت کی آئندہ پیداواری استعداد میں توسیع اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے مدہم اثر کے پس منظر میں مہنگائی ہدف سے کم رہی۔ قدرے کم مہنگائی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ چند برسوں کے دوران مالیاتی خسارے میں مسلسل کمی ہوئی اور بیرونی شعبے میں استحکام کا اثر رہا۔ تاہم ان اشاریوں میں نسبتاً حال میں دباؤ کی آثار ظاہر ہونے لگے ہیں۔

علی الخصوص مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کا تقریباً گنا تھا۔ اس کی بڑی وجہ اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی آمد میں تاخیر، برآمدات میں کمی اور درآمدات میں اضافہ تھا۔⁴ بیرونی شعبے کے استحکام کے نقطہ نظر سے جاری کھاتے کے خسارے میں اس طرح کا اضافہ اچھا شگون نہیں خصوصاً اجناس (خصوصاً تیل) کی عالمی قیمتوں کے پست ترین سطح کو پہنچنے اور امریکی شرح سود میں ممکنہ اضافے کی بنا پر بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں کچھ تبدیلیوں کے پیش نظر۔

تاہم بیرونی شعبے کے بارے میں دو نکات قابل غور ہیں۔ اول، درآمدات میں اضافہ زیادہ تر نموبڑھانے والی سرمایہ جاتی اشیاء میں مرکوز ہے۔ م 17ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی درآمد کا نصف سے زائد مشینری، ایندھن اور دھاتی گروپوں کی درآمد پر مشتمل تھا۔⁵ جب معیشت ترقی کے سفر کا آغاز کر رہی ہو تو جاری کھاتے کے خسارے میں تھوڑے بہت اضافے کی توقع فطری ہے۔ تاہم اسے پائیدار

³ نیکسٹل برآمدات گزشتہ سات ماہوں سے مسلسل کم ہونے کے بعد م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں 3.2 فیصد بڑھ گئیں۔

⁴ پاکستان کو اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت دو قسطوں میں 550 ملین ڈالر موصول ہوئے: ایک فروری 2017ء میں (350 ملین ڈالر) اور دوسری مارچ 2017ء میں (200 ملین ڈالر)۔ م 16ء کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت پہلی ششماہی میں 713 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے۔

⁵ مشینری گروپ کے اندر بجلی پیدا کرنے والی مشینری میں 112.6 فیصد، نیکسٹل مشینری میں 11.3 فیصد، تعمیرات اور کانکنی کی مشینری میں 54.8 فیصد، برقی مشینری میں 7.5 فیصد اور دیگر میں 29.4 فیصد اضافہ ہوا۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے سیکشن 5.5۔

حد و تک رہنا چاہیے۔ دوم، ملک کے اندر آنے والی رقم ابھی تک جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے کافی رہی ہیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کے ذریعہ مبادلہ کے ذخائر کی موجودہ سطح آبائی پانچ ماہ کی درآمدات کے لیے کافی ہے۔

جہاں تک مالیاتی امور کا تعلق ہے، ترقیاتی اخراجات میں اضافے اور سلامتی کے اخراجات کے ہمراہ محاصل کی وصولی میں کمی سے مالیاتی خسارہ گزشتہ برس کی نسبت مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کا 0.7 فیصد بڑھ گیا۔ آگے چل کر ٹیکس محاصل میں توقع سے کم نمو مالیاتی خسارے کو ہدف کے مطابق رکھنے اور ساتھ ہی ترقیاتی اخراجات میں اضافے کی حکومتی کوششوں کو غیر موثر کر سکتی ہے۔

معاشی استحکام کو، جس نے ابھی معیشت کو مطلوبہ توازن (کم مہنگائی، بلند نمو) کی طرف لے جانا شروع کیا ہی ہے، برقرار رکھنے کے لیے بیرونی و مالیاتی کھاتوں کے چیلنجوں سے نمٹنے کی ضرورت ہے۔ بحال ہوتی درآمدات اور نجی بیرونی سرمایہ کاری سے زرمبادلہ کی وصولیاں بڑھانے کے علاوہ درآمدات خصوصاً صارفی اور پُر تعیش اشیاء کی درآمدات کو محدود رکھنے کے لیے ہنگامی اقدامات درکار ہیں تاکہ مجموعی درآمدی بل قابو میں رہے۔⁶ اس حوالے سے مسابقت اور انتظام کو بہتر بنانے کے اقدامات سے مطلوبہ نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر کاروبار کرنے کی لاگت مزید گھٹانے، پیداواریت بڑھانے اور برآمدی شعبے میں ساختی رکاوٹیں دور کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح گزشتہ تین برسوں میں مالیاتی خسارہ کم کرنے کے لیے ساختی اصلاحات اور استحکام لانے کے لیے کیے گئے حکومتی اقدامات میں مزید توسیع کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر محاصل کی وصولی کی رفتار بڑھانے اور معاشرتی اور انفراسٹرکچر کی ترقی پر بلند اخراجات کے لیے درکار مالیاتی گنجائش پیدا کرنے کی خاطر ٹیکس اساس میں توسیع کرنے کے لیے مربوط کوششوں کا تسلسل ضروری ہے۔

1.1 معاشی جائزہ

فصلوں سے متعلق ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 17ء میں زراعت کی نمو بحال ہو گئی۔ کپاس، گنے اور مکئی سمیت خریف کی اہم فصلوں کی پیداوار میں اس سال نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ بروقت اور خوب بارشوں کی وجہ سے ربیع کی اہم فصل یعنی گندم کی پیداوار بھی پچھلے سال 25.4 ملین ٹن کی شاندار فصل کے قریب رہنے کی توقع ہے۔⁷ پانی کی بہتر صورت حال (جنوری 2017ء اور

⁶ درآمدی نمو پر قابو پانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے صارفی اور پُر تعیش اشیاء کی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن عائد کیا (بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2017ء، بتاریخ 24 فروری 2017ء)۔

⁷ اگرچہ بارانی علاقوں میں خشک موسم اور بوائی کے موسم کے دوران پانی کی قلت کی وجہ سے زیر کاشت رقبے میں تھوڑی سی کمی کی اطلاعات ہیں تاہم پیداواریت میں متوقع اضافے سے اس کی جزوی تلافی ہونے کا امکان ہے۔

اس کے بعد) کے علاوہ رینج کے دوران کھاد کے استعمال میں اضافہ (33 فیصد زیادہ) اور قرضے کی بلند تقسیم (32 فیصد اضافہ) بھی فصلوں کے ذیلی شعبے کی بہتر کارکردگی کی نشاندہی کرتے ہیں۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران تیزی آئی (جو 5.8 فیصد سال بسال بڑھ گئی)۔ اس کی وجہ سے پہلی سہ ماہی کی 2.1 فیصد کی سست نمو کی تلافی ہو گئی۔ نیتجاً مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی نمو بڑھ کر 3.9 فیصد ہو گئی جو پچھلے سال کے برابر تھی۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں غذا، فولاد، سیمنٹ اور دواساز صنعتوں کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔

ان صنعتوں کو معاون زرعی و مالیاتی پالیسیوں، توانائی کی بہتر فراہمی، خام مال (مثلاً گنے) کی بہتر دستیابی، (خصوصاً سی پیک کی بنا پر بجلی کے شعبے اور انفراسٹرکچر کے جاری منصوبوں کی بنا پر سیمنٹ اور فولاد کی) بڑھتی ہوئی ملکی طلب اور دواؤں کی قیمتوں کے تعین کے حوالے سے واضح صورت حال سے فائدہ ہوا۔ علاوہ ازیں برآمدی پیکینج بھی جس کا اعلان حال ہی میں کیا گیا ہے برآمدی صنعتوں خصوصاً ٹیکسٹائل کو، جو تاریخی اعتبار سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کا بنیادی ستون ہے، تقویت فراہم کرے گا۔

دوسری طرف شعبہ خدمات کے اظہاریوں کے بارے میں دستیاب معلومات سے ملی جلی کارکردگی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹرانسپورٹ میں (ٹرکوں، بسوں اور پیڑ و لیم مصنوعات کی فروخت بڑھنے کے پیش نظر) صحت مندانہ رجحانات، (بیرونی) تجارتی حجم میں اضافے کے ہمراہ زراعت اور صنعت کی بہتر پیداوار (جس کے تھوک اور خردہ تجارت پر مثبت ضمنی اثرات ہیں)، بینک قرضوں کا نمایاں طور پر بڑھنا اور تھری جی / فور جی سبسکرپشن میں اضافہ (27 فیصد)، یہ سب شعبہ خدمات کی بہتر کارکردگی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کے نقصانات اور بینک کی نفع یابی میں کمی اس سست رفتاری کے ممکنہ اسباب ہیں۔ تاہم، بحیثیت مجموعی خدمات کے شعبے میں گذشتہ سال کی نمو کی رفتار برقرار رہنے کی توقع ہے (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 2)۔

اس دوران توانائی اور انفراسٹرکچر کے شعبوں میں جاری سرمایہ کاری (اور ٹرانسپورٹ کے شعبے کی بھرپور سرگرمی) درآمدی طلب خصوصاً سرمایہ جاتی اشیا اور خام مال کی مانگ میں تیزی سے اضافے پر منتج ہوئی۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدی بل 6.0

فیصد بڑھ گیا جس میں بڑا حصہ مشینری (بجلی اور تعمیرات) اور پیٹرولیم (بشمول ایل این جی) کی بلند درآمدات تھیں جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس بل میں 8.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔⁸

درآمدات میں یہ تیزی جزوً اجتناس خصوصاً خام تیل اور پام آئل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا نتیجہ تھی۔ اس کے ہمراہ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی عدم وصولی اور برآمدات و ترسیلات زر کے زوال کی بنا پر سال کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ تقریباً دگنا ہو کر 3.5 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ (یہاں یہ تذکرہ بے محل نہ ہو گا کہ م س 17ء کی تیسری سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی وصولی اور برآمدات کے لیے حال ہی میں اعلان کردہ بیکیج آگے چل کر توازن ادائیگی کے لیے مددگار ہو سکتا ہے۔)

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ دستیاب آمد رقوم جاری کھاتے کے بلند خسارے کو پورا کرنے کے لیے کافی سے زیادہ تھی۔ زرمبادلہ کی آنے والی اہم رقوم میں صکوک سے ایک ارب ڈالر اور 1.4 ارب ڈالر کے خالص قرضے (بشمول 900 ملین ڈالر کے کمرشل قرضہ جات) شامل تھے۔ علاوہ ازیں م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 10.5 فیصد بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر ہو گئی جبکہ پچھلے سال 978 ملین ڈالر تھی۔

نتیجے کے طور پر م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 129 ملین ڈالر کا خالص اضافہ ریکارڈ کیا گیا (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 5)۔ یہاں یہ تسلیم کیا جانا چاہیے کہ انفراسٹرکچر اور توانائی کی رکاوٹوں سے نمٹنے کے لیے فی الحال درآمدات ضروری تو ہیں تاہم ان درآمدات کا خرچ برداشت کرنے اور بیرونی شعبے کا استحکام برقرار رکھنے کے لیے زرمبادلہ کی آمدنی میں اتنا ہی اضافہ درکار ہے۔

سرکاری آمد رقوم سے بھی مالیاتی خسارہ، جو م س 17ء کی پہلی ششماہی میں 2.4 فیصد جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 1.7 فیصد رہا تھا، پورا کرنے میں مدد ملی۔ مالیاتی خسارے کو بڑھانے میں اخراجات کے اضافے اور محاصل کی کمی دونوں نے کردار ادا کیا۔ مجموعی محاصل کے گھٹنے کی بڑی وجہ نان ٹیکس محاصل میں 31.8 فیصد کمی تھی جو م س 17ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی عدم آمد، اسٹیٹ بینک کے نفع میں کمی اور منافع منقسمہ کے گھٹنے کی بنا پر آئی۔

⁸ یہ اضافہ زیادہ تر م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں مرکوز رہا جب درآمدی ادائیگیاں یکدم 11.5 فیصد سال بسال بڑھ گئیں۔ نان آئل درآمدات کی بڑھی ہوئی سطح کے علاوہ پیٹرولیم کی درآمدات م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد پہلی بار (سال بسال بنیاد پر) بحال ہوئیں اور م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں مجموعی درآمدی بل میں نمایاں اضافے کا باعث بنیں۔

مزید برآں م س 17ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکس محاصل کی نمو کی رفتار کم ہو کر 6.2 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ برس 20 فیصد سے زائد تھی۔ یہ سست رفتاری سرمایہ کاری، نمو اور برآمدات کو تقویت دینے کے لیے مختلف ٹیکس اقدامات کا غیر مطلوبہ نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ ان عوامل سے قطع نظر ترقی اور سماجی اخراجات کی ضروریات کی مطابقت کے ساتھ ٹیکس محاصل میں پائیدار اضافے کے لیے ٹیکس کے نظام میں ساختی کمزوریوں سے نمٹنے کی اشد ضرورت ہے۔

جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے، م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی خرچ بڑھ کر 10.7 فیصد ہو گیا جو م س 16ء کی پہلی ششماہی میں درج کردہ 5.0 فیصد کی نمو کے دگنے سے بھی زیادہ ہے۔ اس انداز کے اخراجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت امن و امان کو بہتر بنانے اور بلند ترقیاتی اخراجات کے ذریعے سرمایہ کاری اور معاشی سرگرمیوں کو بڑھا دینے پر توجہ مرکوز رکھے ہوئے ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران ان دونوں کھاتوں میں اخراجات بالترتیب 10.9 فیصد اور 16.7 فیصد بڑھ گئے (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 4)۔

بلند مالیاتی خسارے سے قطع نظر م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضہ صرف 583.4 ارب روپے بڑھا۔ یہ رقم پچھلے سال کی اسی مدت میں ہونے والے اضافے 1097.7 ارب روپے کی تقریباً نصف تھی۔ قرضہ اکٹھا ہونے میں یہ سست رفتاری بیرونی اور ملکی قرضے دونوں کی کم رفتاری بنا پر آئی۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضہ و واجبات میں خالص اضافہ صرف 130 ملین ڈالر تھا جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں 2.3 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ بیرونی قرضے کے اکٹھا ہونے میں یہ سست رفتاری باز قدر بینائی فائدے (زرقدر میں تبدیلیوں کے نتیجے میں ہونے والے اضافے) کی عکاس ہے جو زیادہ تر امریکی ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین کی قدر کم ہونے کی بنا پر ہوا۔ دوسری جانب حکومت نے م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں 193.2 ارب روپے کا ملکی قرضہ واپس کیا کیونکہ اس نے نئے قرض لینے کے بجائے بینکاری نظام میں اپنی امانتوں کا بڑا حصہ استعمال کر لیا۔

معاشی سرگرمیوں میں تیزی آنے کے ساتھ ساتھ ملکی طلب بھی بڑھ رہی ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے باب 2)۔ اس کے ہمراہ اجناس اور تیل کی عالمی قیمتوں کی بحالی نے م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کو 3.9 فیصد تک پہنچا دیا جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں یہ 2.1 فیصد تھی۔ تاہم سال بسال مہنگائی مالی سال کے آغاز سے 4.0 فیصد کے آس پاس کی مختصر حد کے اندر رہی۔ حقیقت یہ ہے کہ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل کے عالمی نرخوں میں اضافے کی پیڑ و لیم مصنوعات کی ملکی قیمتوں کو محدود منتقلی نے غذا (خصوصاً تازہ سبزیوں اور خوردنی تیل) کی بلند قیمتوں کی بنا پر اضافے کے دباؤ کی جزوی طور پر تلافی کر دی۔

موجودہ معاشی رجحانات یعنی بھرپور معاشی نمو، محدود مہنگائی اور ساتھ ہی ساتھ جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے خسارے کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ کو تبدیل نہ کرنے اور 5.75 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے ہمراہ بین البینک بازار میں سیالیت کی سازگار صورت حال منڈی کی شرح سود میں استحکام کے تسلسل کا باعث بنی۔

بینکاری نظام میں ان تبدیلیوں نے نجی شعبے کے قرضے میں نمو کو بڑھا دیا۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کا قرضہ 383.7 ارب روپے بڑھ گیا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 295.7 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ اس کا ایک حصہ خام مال کی قیمتوں کے بڑھنے کے پیش نظر اشیا ساز فرموں کی جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ معینہ سرمایہ کاری کے لیے قرض یعنی استعداد کی توسیع کے لیے لیا گیا قرض بھی سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے بعد بڑھا۔ کارپوریٹ شعبے کی بھاری قرض گیری کے علاوہ صارفی قرضوں میں بھی اضافہ ہوا۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، حکومت کی جانب سے کمرشل بینکوں کو 485.5 ارب روپے (نقد بنیاد پر) کی بھاری رقم کی واپسی سے نجی شعبے کے قرضے میں حوصلہ افزا رجحان کو تقویت ملی۔ اس کا ایک معتد بہ حصہ یعنی 212.6 ارب روپے اجارہ صکوک کی تکمیل عرصیت کی بنا پر تھا اور بقیہ حکومتی تسکات کی نیلامی کے کم ٹران اوور سے آیا۔ حکومت کی جانب سے کمرشل بینکوں کو قرضے کی واپسی اس لیے ممکن ہوئی کہ اس نے اسٹیٹ بینک اور بیرونی ذرائع سے قرضوں کے لیے رجوع کیا۔⁹

اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے ادخالات کے واجب الادا اسٹاک کو کم کر کے حکومت کی قرض گیری میں اضافے کے زربنیاد پر اثر کو بڑی حد تک معتدل کر دیا۔¹⁰ اس سے م س 17ء کی پہلی ششماہی میں زربنیاد کی نمو کو 6.6 فیصد تک محدود کرنے میں مدد ملی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 10.6 فیصد درج کی گئی تھی۔ تاہم م س 17ء کی پہلی ششماہی میں زرو وسیع کی نمو جو پچھلے برس 4.3 فیصد تھی بڑھ کر 5.0 فیصد ہو گئی۔ یہ نمو تمام کی تمام بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں توسیع کی وجہ سے آئی۔ دوسری جانب بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران 20.6 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال 150.6 ارب روپے کا

⁹ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض (نقد بنیاد پر) 892.6 ارب روپے بڑھ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 429.2 ارب روپے کی واپسی ہوئی تھی۔

¹⁰ بازار زر کے سودوں کے ادخالات کا خالص واجب الادا اسٹاک وسط جولائی 2016ء میں 2033.4 ارب روپے کے نقطہ عروج سے گھٹا کر آخر دسمبر 2016ء میں 800 ارب روپے تک لایا گیا۔

اضافہ ہوا تھا۔ اگرچہ بیشتر کمی کا سبب جدولی بینک تھے تاہم م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثے بھی 3.4 ارب روپے گھٹ گئے۔

1.2 مالی سال 17ء کے امکانات

مالی سال 17ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو گزشتہ برس سے زیادہ رہنے کی توقع ہے۔ امکان ہے کہ اس میں زیادہ کردار زراعت کی بحالی اور انفراسٹرکچر اور توانائی کے منصوبوں پر کام کی رفتار میں اضافے کا ہو گا۔ خاص طور پر سی بینک کے تحت توانائی کے جلد تکمیل پانچانے والے منصوبوں سے توقع ہے کہ صنعتی نمو کو اضافی تحریک ملے گی۔ یہ توقعات نجی شعبے کے قرضے اور مشینری اور خام مال کی درآمد کے جاری بھرپور رجحانات سے ہم آہنگ ہیں۔

اگرچہ صنعت کی نمو کے ہدف سے کم رہنے کا امکان ہے تاہم توقع ہے کہ گزشتہ سال کی سطح برقرار رہے گی۔ ٹیکسٹائل صنعت میں جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا ایک بڑا ذیلی جز ہے م س 17ء کی دوسری ششماہی کے دوران کچھ بحالی کی توقع ہے کیونکہ حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی پیکیج کے بعد برآمد کنندگان کے لیے نقد کے بہاؤ کی رکاوٹیں دور ہو سکتی ہیں۔ نئے بجلی گھروں میں کام کے آغاز اور ایل این جی کی درآمدات میں مسلسل اضافے سے توقع ہے کہ بجلی کی پیداوار اور گیس کی تقسیم کا سلسلہ پچھلے سال کی رفتار سے برقرار رہے گا۔ اسی طرح جیسا کہ سیمنٹ اور فولاد کی پیداوار کے قوی رجحانات سے ظاہر ہے تعمیرات کے شعبے میں بھی مالی سال 17ء کے دوران بھرپور نمو کا امکان ہے۔

توقع ہے کہ شعبہ خدمات اپنا سال کا نمو کا ہدف حاصل کر لے گا گو کہ باب 2 میں اس بارے میں ملے جلے رجحانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ تجارت خصوصاً درآمدات میں موجودہ رجحانات، کمرشل گاڑیوں کی بلند پیداوار اور فروخت، بینک کے قرضے میں خاصا اضافہ، پھلتی پھولتی ہاؤسنگ اسکیمیں اور انٹرنیٹ کی سبسکرپشن میں بڑھتا ہوا اضافہ، سب کے سب ایک متحرک شعبہ خدمات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر تازہ ترین تخمینوں میں مالی سال 17ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 5 سے 6 فیصد کی حد میں ظاہر ہوتی ہے (جدول 1.2)۔

جدول 1.2: اہم معاشی اہداف اور تخمینے			
م 16ء	م 17ء	م 17ء	م 17ء
ہدف ¹	م 17ء	م 17ء	م 17ء
حقیقی جی ڈی پی	4.7 ⁴	5.7	5.0 – 6.0
صارف اشاریہ قیمت (اوسط)	2.9 ⁴	6.0	4.0 – 5.0
ترسیلات زر	19.9 ²	20.2	19.5 – 20.5
برآمدات (ایف او بی)	22.0 ²	24.7	21.5 – 22.5
درآمدات (ایف او بی)	40.3 ²	45.2	42.0 – 43.0
مالیاتی خسارہ	4.6 ³	3.8 ³	4.0 – 5.0
جاری کھاتے کا خسارہ	1.2 ²	1.5	1.0 – 2.0

ماخذ: ¹ منصوبہ بندی کمیشن؛ ² بینک دولت پاکستان، ³ وزارت خزانہ؛ اور ⁴ پاکستان دفتر شماریات۔

زراعت کی پیداوار میں اضافے اور غذا کی بہ کفایت رسد، مستحکم شرح مبادلہ اور اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی ملکی نرخوں کو محدود منتقلی سے توقع ہے کہ مہنگائی کم اور مستحکم رہے گی۔ اہم بات یہ ہے کہ تیل کی قیمتوں کے حوالے سے ملکی موٹر آئل کی قیمتوں میں جائز سے کم اضافے سے مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت پر اس کے براہ راست اور دوہرائی کے اثرات محدود ہوں گے۔ مزید برآں، ہو سکتا ہے کہ سرمایہ کاری طلب میں حالیہ اضافے کا، جس کی عکاسی جڑواں

خساروں کے بڑھنے سے ہوتی ہے، مالی سال 17ء کے بقیہ مہینوں میں مہنگائی پر منفی اثر نہ پڑے۔ چنانچہ پورے سال کی اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت متوقع طور پر 4 سے 5 فیصد کی حدود میں رہے گی۔

درآمدات کی بھرپور نمو کے پیش نظر اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کی صورت حال اور عالمی معاشی رجحانات کو دیکھتے ہوئے جاری کھاتے کے خسارے کے بڑھنے کا امکان ہے۔ تاہم ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر مناسب سطح پر رہیں گے۔ حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی پیکیج کی وجہ سے برآمدات میں کچھ فوائد متوقع طور پر ترسیلات زر کی کم نمو کی وجہ سے زائل ہو جائیں گے۔ خلیج تعاون کونسل کے ممالک کو نقل مکانی کرنے والے کارکنوں کی گھٹتی ہوئی تعداد (جو تیل کی کم قیمتوں کی وجہ سے ان ممالک میں کڑے مالیاتی حالات کی عکاس ہے)، امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاؤنڈ اسٹرلنگ کی قدر میں کمی اور امریکہ میں سخت تر ضوابط وہ اہم عوامل ہیں جو امکان ہے کہ ترسیلات زر کے بہاؤ کو پچھلے سال کی سطح کے قریب رکھیں گے۔¹¹

پہلی ششماہی میں اصل مالیاتی خسارے کے جی ڈی پی کے 2.4 فیصد ہونے کے پیش نظر اور یہ دیکھتے ہوئے کہ خسارہ عموماً دوسری ششماہی میں زیادہ ہوتا ہے، پورے سال کا مالیاتی خسارہ 3.8 فیصد کے ہدف سے زیادہ ہو گا۔ اس تخمینے میں حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی پیکیج کا اثر شامل ہے اور یہ فرض کیا گیا ہے کہ محاصل پیدا کرنے والے اضافی اقدامات کی عدم موجودگی میں محاصل کی وصولی کی موجودہ رفتار میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئے گی۔ دوسری جانب مالی سال 18ء کے خاتمے تک بجلی اور انفراسٹرکچر کے بیشتر منصوبے مکمل کرنے کے

¹¹ پاکستانیوں کو ویزوں کے اجراء پر پابندیاں اٹھانے کا کویت حکومت کا حالیہ فیصلہ آگے چل کر ترسیلات زر کے بہاؤ میں اضافے کے حوالے سے نیک شگون ہے۔

حکومتی عزم اور ملک کے امن و امان کے ماحول کو بہتر بنانے کے لیے جاری کارروائیوں کے باعث امکان ہے کہ اخراجات بلند سطح پر ہی رہیں گے۔